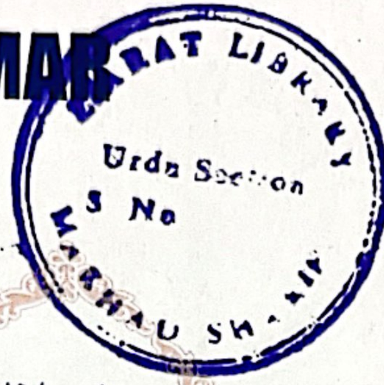
Monthly

KARWAN-E-QAMAR

Karachi



ماہنامہ

کاروانِ قمر

کراچی

اپریل ۲۰۰۶ء

قمر الاسلام گریجویٹس ایسوسی ایشن پاکستان

حسن ترتیب

آرام گاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

(حقائق و واقعات)

تحریر و تحقیق: افتخار احمد قادری

بغدادی ہاؤس، افشاں کالونی، راولپنڈی صدر

- حضرت علامہ نور الدین علی بن احمد السمہودی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ، مدفون جنت البقیع، مدینہ منورہ) اپنی مشہور زمانہ کتاب ''وفاء الوفاء باخبار دار المصطفیٰ ﷺ'' کے ابتدائیہ میں تحریر فرماتے ہیں کہ آرامگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق میرے پاس ایسی معلومات ہیں کہ جن کا ذکر تاریخ مدینہ منورہ کی کسی بھی کتاب میں نہیں ملے گا کیونکہ مجھے اُس مقامِ مقدس و معطر پر حاضری کا شرفِ عظیم حاصل ہوا، اور اُس مقامِ عظیم کی مٹی کو اپنی آنکھوں کا سرمہ بنانے کی بھی سعادت حاصل ہوئی۔
- مسجدِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعمیر کے وقت ازواجِ مطہرات رضی اللہ عنہن کے لئے بھی حجرے تعمیر کئے گئے انہی میں سے ایک حجرہ مبارکہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے بھی تعمیر ہوا جس کی دیواریں کچی اینٹوں سے اور چھت میں کھجور کے تنوں کو استعمال کر کے اوپر مٹی کا گارا لگایا گیا، بعد میں اسی حجرہ مبارکہ میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پردہ فرمایا اور اس مقامِ مقدس کو تا قیامِ قیامت آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آرامگاہ کا شرف حاصل ہوا۔

جو ہے پیوست محبوبِ خدا کے جسمِ اطہر سے
زمین کا، عرشِ اعظم سے بھی وہ ممتاز ہے ٹکڑا

- یہ وہی حجرۂ مقدسہ ہے جہاں پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غسل مبارک دیا گیا اور پھر صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم اندر داخل ہو کر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر سلام پیش کرتے رہے۔ یہی وہ مقام ہے جہاں پر فرشتوں کا نزول اور انوار و برکات کی بارش ہوتی رہتی ہے۔ یہی وہ مقامِ مقدس ہے جو اللہ تبارک وتعالیٰ کے ہاں سب سے بہترین بقعہ مبارکہ ہے یعنی (عند اللہ خیر البقاع) سفرِ ہجرت پر روانہ ہوتے وقت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب مبارک سے جو دعا نکلی اُس کا قریب ترین

ترجمہ کچھ اس طرح سے ہے۔

"اے اللہ جب تو نے مجھے میرے محبوب شہر (مکہ مکرمہ) سے ہجرت کا حکم فرمایا ہے تو اب اپنے پسندیدہ ترین مقام پر سکونت عطا فرما۔" (حاکم نے اسے المستدرک میں روایت کیا ہے)۔

- نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو بھی اسی رشک فردوس حجرہ مبارکہ میں دفن ہونے کا شرف ہوا۔

آرام گاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تاریخ:

- حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حیاتِ مبارکہ تک حجرہ مبارکہ کھلا رہتا تھا صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حجرہ کے دروازہ شرقی پر حاضر ہوکر سلام پیش کیا کرتے اور جب صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم نے اندر بھی حاضری دینی ہوتی تو حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی اجازت سے اندر بھی حاضر ہو کر سلام پیش کرتے۔

- ۵۷ھ ہجری میں حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے وصال کے بعد اس آرام گاہِ مقدسہ کا دروازہ بند کر دیا گیا اور بعد میں حجرہ کے اس مقام مقدس پر حاضری کا شرف بہت کم لوگوں کو نصیب ہوا اور جن کو حجرہ مبارکہ کے اس اصل مقام کی زیارت کا شرف حاصل ہوا اُن عظیم شخصیات کے اسماء کتب تاریخ میں محفوظ ہیں۔

آرام گاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اطراف میں پانچ پہلو عمارت:

- حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ نے ۸۸ھ میں اس آرام گاہ مبارکہ کو ایک مخمس نما (پانچ پہلو) عمارت بنام "حظار مزور" (حرمت والا احاطہ) کے اندر محفوظ کر دیا۔ یہ عمارت نہایت قیمتی پتھروں سے تعمیر کی گئی، سوا چودہ صدیاں گزرنے کے بعد بھی آرامگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اب تک اُسی اصلی صورت و حالت میں موجود ہے۔ شاہان و سلاطین نے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں جو بھی اپنی خدمات و تعمیرات کروائیں وہ سب کی سب حجرۂ مقدسہ کے بیرونی اطراف میں ہوئیں۔

حظارِ مزور پر غلاف کی ابتداء:

خلیفہ ہارون الرشید کی والدہ خیزران نے ۱۷۰ ہجری میں جب حج کر کے روضۂ نبویہ کی زیارت کو آئیں تو پوری مسجد نبوی میں عطر لگوایا اور سب سے پہلے اسی خاتون کو یہ شرف حاصل ہوا کہ اُس نے حجرہ نبویہ کے بیرونی اطراف میں قائم پانچ پہلو عمارت پر غلاف چڑھایا۔ بعد میں مختلف شاہانِ مصر و بغداد کو غلاف چڑھانے کی سعادت حاصل ہوتی رہی۔ حضرت علامہ سمہودی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ آج ہمارے زمانے میں اس عمارت پر تین غلاف اوپر نیچے چڑھے ہوئے ہیں۔ سلطان اسماعیل ناصر قلاون نے مصر میں ایک گاؤں خرید کر غلاف بنانے کے لئے وقف کیا جہاں پر خانۂ کعبہ کے لئے غلاف ہر سال اور ہر پانچ سال بعد حجرہ شریفہ اور منبر شریف کے لئے غلاف تیار ہوتا رہا۔ جب نیا غلاف چڑھایا جاتا تو شیخ الحرم پرانا غلاف خدام کو اور جن کو مناسب خیال کرتے ان میں تقسیم کر دیتے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے جب سلاطین عثمانیہ کو حرمین شریفین کی خدمت کا شرف بخشا تو اُن کا یہ معمول تھا کہ ہر بادشاہ کی تخت نشینی کے وقت نیا غلاف مبا کہ مذکورہ بالا عمارت پر چڑھایا جاتا۔

شیخ عمر النسائی رحمہ اللہ اور آرامگاہِ مبارکہ کی زیارت کا شرف:

۵۴۸ ہجری کا واقعہ ہے کہ آرام گاہِ نبویہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اندر سے آواز سنی گئی اس امر کی اطلاع امیر قاسم الحسینی کو دی گئی۔ آپ نے سوچ بچار کے بعد منظوری دی کہ کسی نیک اور بزرگ شخصیت کو حجرۂ شریف کے اندر اُتار کر اس امر کا پتہ لگایا گیا چنانچہ ایک طویل عرصہ کے بعد یہ سعادتِ عظیم حضرت شیخ عمر النسائی الموصلی کے حصہ میں آئی۔ آپ کو رسیوں کے ساتھ حضرت عمر بن عبدالعزیز کے تعمیر کردہ حظیرہ میں اُتارا گیا جہاں سے آپ آرامگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں داخل ہوئے۔ روشنی کے لئے آپ کے پاس شمع بھی تھی آپ نے دیکھا کہ حجرۂ مبارکہ کی چھت سے کوئی چیز قبور مبارکہ پر گر گئی ہے، آپ نے اُسے ہٹا دیا اور قبور پر پڑی مٹی کو اپنی داڑھی مبارکہ سے صاف کر دیا۔ (وفاء الوفاء، جلد ا، ص ۴۰۷)

سلطان نور الدین زنگی اور سیسہ بھری دیواریں:

۵۵۷ ہجری کا واقعہ ہے کہ سلطان نور الدین زنگی رحمہ اللہ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

باز بار خواب میں آئے اور دو آدمیوں کی طرف اشارہ کر کے ارشاد فرمایا کہ ان کو اپنے ارادے میں کامیاب نہ ہونے دیا جائے۔

- نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس حکم مبارک پر سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ روز و شب کی طویل مسافتیں طے کر کے مدینہ منورہ پہنچے اور اُن دو نصرانیوں کو اسی مقام پر قتل کروا دیا جہاں سے وہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روضۂ اقدس میں سرنگ لگائے ہوئے تھے۔ خدائے بزرگ و برتر نے سلطان نورالدین زنگی کے ذریعے اُن کو اپنے ناپاک ارادے میں کامیاب نہ ہونے دیا۔ سلطان نے ان نصرانیوں کا کام تمام کرنے کے بعد روضہ مبارکہ کے اردگرد (حظارِ مزور کے بیرونی اطراف میں) پانی کی تہہ تک کھدوائی کروا کر سیسہ کی دیواریں بنوا دیں جواب تک قائم ہیں۔ قارئین مقامِ غور و فکر ہے کہ دنیا میں کسی اور نبی یا رسول کی کتاب، گھر اور قبر کی حفاظت کا انتظام اس طرح نہ ہوا جس طرح اللہ تبارک وتعالیٰ نے اپنے محبوب کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر نازل کتاب قرآنِ مجید، حجرۂ مبارکہ اور آرامگاہ کی حفاظت کا انتظام کیا ہوا ہے کیونکہ

میرے چشم عالم سے چھپ جانے والے تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

- سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ نے جب اللہ تعالیٰ کی یہ عنایت دیکھی کہ روئے زمین کے تمام بادشاہوں میں سے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھ سے یہ کام لیا ہے تو اپنی خوش نصیبی پر شرف کے آنسو بہائے۔ سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ نے سیسہ سے بھری ہوئی دیواروں کے اوپر ایک جنگلہ نصب کروا دیا جس سے حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ کی تعمیر کردہ پانچ پہلو عمارت ''حظارِ مزور'' صاف نظر آتی تھی۔ (عظیم عاشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سلطان نورالدین زنگی رحمہ اللہ کا مزارِ مبارک شام کے دارالحکومت دمشق میں ہے۔ شہر دمشق کا مشہور زمانہ بازار بنام ''سوقِ حمیدیہ'' ختم ہونے سے پہلے ایک چھوٹا بازار بنام ''سوق الخیاطین'' کے عین درمیان میں ایک کمرے میں آرام فرما ہیں۔ مزارِ مبارک کے ساتھ ایک مسجد ہے جس میں محافل ذکر منعقد ہوتی رہتی ہیں)۔

سلطان ببرس (Bebrus) اور لکڑی کی جالیاں:

- ٦٦٨ھ میں سلطان رکن الدین ببرس نے مذکورہ بالا پانچ پہلو عمارت کے بیرونی اطراف

میں تعظیم اور تقدس کے پیش نظر لکڑی کا جالی دار جنگلہ نصب کروایا جس کی اونچائی ۳ر میٹر تھی۔ اس جنگلہ میں تین دروازے بھی رکھے گئے۔ ایک دروازہ جانب قبلہ، ایک مشرق اور ایک مغرب میں۔ اس طرح آرام گاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پہلے ایک حجرہ میں، پھر حضرت عمر بن عبدالعزیز کی تعمیر کردہ عمارت میں اور اب ایک جنگلہ کے اندر مقصور ہوگی بعد میں یہ ساری عمارت ''مقصورۃ شریف'' کے نام سے مشہور ہوئی اور اب بھی یہ عمارت اسی نام سے مشہور ہے۔

- ۶۹۴ھ میں ملک زین الدین نے تین میٹر اونچے جنگلے کو چھت تک بلند کروادیا۔
- ۷۳۲ھ میں ملک ناصر حج سے فارغ ہونے کے بعد جب مدینہ شریف حاضر ہوا تو اس نے ''مقصورہ شریف'' کے اندر عورتوں اور بچوں کا رش دیکھا جو اس مقام کے تقدس اور عظمت کے خلاف تھا چنانچہ ''مقصورہ شریف'' ایامِ حج میں بند کیا جانے لگا۔
- ۸۳۰ھ میں سلطان اشرف برسبائی نے اس مقامِ مقدس کی رفعت اور عظمت کی خاطر تمام دروازوں کو زائرین کیلئے بند کروادیا اور زائرین جالیوں کے باہر کھڑے ہوکر صلوٰۃ وسلام پیش کرتے۔

حضرت علامہ سمہودی رحمہ اللہ اور آرام گاہ مقدسہ کی زیارت کا شرف:

- سلطانِ مصر اشرف قاتیبای کے دورِ حکومت میں مسجد نبوی کی تعمیر وتجدید پر خصوصی توجہ دی گئی اسی دور میں ہی حجرہ مبارکہ کی مرمت کی ضرورت پیش آئی۔ حضرت علامہ سمہودی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) فرماتے ہیں کہ میں اس مقامِ متبرک کی تعمیر ومرمت کا بغور مشاہدہ کرنے کے بعد ساتھ ساتھ خدمت کرنے کا بھی شرف حاصل کرتا رہا۔ ۲۵ر شعبان ۸۸۱ھ صبح کے وقت عمارتِ مقدس کے متولی نے مجھے پیغام بھیجا کہ حجرہ مبارکہ کی زیارت کا شرف حاصل کرلیا جائے۔ میں نے اس عظیم اور مقدس مقام میں داخل ہونے سے پہلے اس حاضری مبارک کی قبولیت کے لئے دعا کی اور اجازت طلب کرنے کے بعد نہایت ادب واحترام سے حجرۂ مبارکہ میں داخل ہوا اور ابھی اُس مقامِ مقدس پر پہنچ بھی نہ پایا تھا کہ ایسی خوشبو آئی کہ اس جیسی مبارک اور معطر خوشبو میں نے ساری زندگی نہ پائی ہوگی۔

بطیب رسول اللہ طاب نسیمها

فما المسک ما الکافور مالمندل الرطب

(ترجمہ): رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشبو مبارک سے ساری فضا معطر ہوگی

جس کے سامنے کستوری، کافور اور عنبر کی کیا حیثیت ہے۔

حضرت علامہ سمہودی رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ پھر میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں سلام کا نذرانہ پیش کیا، دعائیں کیں اور پھر اُس خاکِ مقدس و مبارک سے کچھ خاک اُٹھا کر اُسے آنکھوں کا سرمہ بنانے کی سعادت حاصل کی۔ قارئین کرام! اس بات کو ساڑھے پانچ صدیاں بیت چکی ہیں اور اس طویل عرصہ میں کوئی شخص بھی آرامگاہِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اُس اصل مقام پر حاضری نہ دے سکا اور اگر ایسا ہوتا تو کتبِ تاریخ میں اُن کا ذکر ضرور ہوتا۔

قبرِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر:

- ایک عرصہ سے کچھ تصاویر کو بغیر تحقیق کئے نبی پاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر اطہر سے منسوب کر کے ان تصاویر کو مختلف انداز میں استعمال کیا جا رہا ہے جو کسی طور بھی ایک گناہ سے کم نہیں کیونکہ ۸۸۱ھ کے بعد حجرہ نبویہ کے اصل مقام تک کسی ظاہری آنکھ کی بھی رسائی ممکن نہیں تو اتنی جدید تصاویر کا حصول کس طرح ممکن ہوا۔ جبکہ تینوں قبورِ مبارکہ بغیر کسی تغیر و تبدل کے اصلی حالت میں موجود ہیں اور ان تصاویر میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر مبارک سطح زمین سے کافی اونچی اور خوبصورت چادروں سے ڈھکی ہوئی نظر آتی ہے اور سرہانے کی طرف عمامہ بھی نظر آتا ہے جبکہ حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ (متوفی ۱۰۱ھ، مزارِ مبارک در شہر حمص، شام) کے ایک ہم عصر کا بیان ہے کہ حجرۂ مبارکہ میں تینوں قبورِ مبارکہ سطح زمین سے صرف ۴ر انچ اوپر ہیں اور بقول حضرت علامہ سمہودی رحمہ اللہ (متوفی ۹۱۱ھ) جنہیں خود اس اصل مقام پر حاضری کا شرف حاصل ہوا، تینوں قبورِ مبارکہ تقریباً سطح زمین کے برابر تھیں تو اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ یہ کن قبور مبارکہ کی تصاویر ہیں جو اس وقت گردش میں ہیں۔ دراصل یہ تصاویر ترکی فن تعمیر کا شاہکار ہیں اور وہیں سے شائع ہوئی ہیں۔ ان میں سے ایک انتہائی خوبصورت و دلکش تصویر تو حضرت مولنا جلال الدین رومی رحمہ اللہ کے مزارِ مبارک کی ہے جو ترکی کے ایک خوبصورت شہر "قونیہ شریف" میں واقع ہے۔ ایک بلند اور طویل چبوترہ پر ۶۰ر عدد قبور مبارکہ ہیں۔ عین درمیان میں حضرت مولانا روم رحمہ اللہ کا مزارِ پُر انوار ہے جس پر ایک خوشنما غلاف پڑا ہوا ہے۔ تصویر میں آپ رحمہ اللہ کی پائنتی آپ کے والد محترم کی قبر مبارک اور ساتھ فانوسوں کے نیچے تین اور قبور مبارکہ کے بھی کچھ حصے نظر آ رہے ہیں۔ یعنی تصویر مذکورہ میں

۵ قبور تو سامنے نظر آ رہی ہیں جبکہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حجرہ مبارکہ میں صرف تین قبور مبارکہ ہیں اور اُن کی ترتیب بھی ان سے مختلف ہے۔ بحمد اللہ اس بندہ ناچیز کو دو مرتبہ (نومبر ۱۹۹۵ء اور پھر جولائی ۲۰۰۴ء) میں اس مقامِ مقدس پر نہ صرف حاضری کا شرف حاصل ہو چکا ہے بلکہ تصویر میں موجود مزار مبارک پر چادریں پیش کرنے اور مثنوی شریف بھی حضرت مولانا روم کے مزارِ مبارک کے سامنے پڑھنے کی سعادتِ عظیم حاصل ہو چکی ہے۔ پتہ نہیں کہ اس قسم کی تصاویر تیار کروانے اور فروخت کرنے والے جہالت سے یہ کام کر رہے ہیں یا صرف مالی منفعت حاصل کرنے کے لئے بہر دو صورت وہ اپنی عاقبت کے لئے اچھا نہیں کر رہے۔ قارئین کرام آپ بھی اپنے دوست احباب کو یہ اہم پیغام پہنچا کر ثواب حاصل کریں۔ مدینہ منورہ کے متبرک و تاریخی مقامات کی مزید تفصیل کے لئے بندۂ ناچیز کی تصنیف ''دیارِ حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کا مطالعہ کیا جا سکتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ ہمیں حقیقت سے آشنا فرمائے۔ ہمیں زمینی و آسمانی آفات و بلیات سے محفوظ رکھے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
